روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۲	ہفتہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۴ احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۴ جون ۱۹۹۴ء

قبولیتِ دعا کی ضروری شرط

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعائیں اس شیشے پر آ کر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلادے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلادے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۶۷)

اعلان نکاح

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ نے اپنی بھتیجی طیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم احمد سعید اختر صاحب کا نکاح عبدالمصور وقار صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالوہاب ساغر صاحب کے ساتھ ۲۰ مئی ۱۹۹۴ء کو بیت الذکر مظفر گڑھ میں بعد نماز جمعہ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ منصورہ قدسیہ صاحبہ بنت مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب (وفات یافتہ) کا نکاح عزیزم مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ابن مکرم شیخ جلال الدین احمد صاحب (وفات یافتہ) کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مورخہ ۲۵-۵-۹۴ بروز بدھ بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم ندیم خالد واقف زندگی مقیم بے (گیمبیا) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۔ مئی کو بیٹے سے نوازا ہے قبل ازیں عزیز موصوف کے دو بچے پیدائش کے چند روز بعد وفات پا گئے تھے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحب عمر و اقبال کرے۔ خادم سلسلہ بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

منتقلی حمادؒ کلینک

حماد کلینک کمیٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ سے سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ جہاں ڈاکٹر عبدالخالق خالد مریضوں کا طبی معائنہ و علاج معالجہ کریں گے
اوقات مشورہ: 6 بجے شام تا 9 بجے رات

خطبات کی عظمت سنانے والے اور سننے والے کے اخلاص سے وابستہ ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض لوگوں نے لکھا ہے۔ گو تاریخی طور پر مجھے معلوم نہیں۔ مگر صوفیاء کہتے ہیں کہ خلافت کے پہلے دن جب آپ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو چند مسنون الفاظ پڑھ کر بیٹھ گئے۔ صوفیاء کہتے ہیں اس وقت ان کا اس طرح خموش بیٹھ جانا ہی خطبہ تھا۔ گویا ان کی وہ جو خموشی تھی وہی خطبہ تھا تو بعض اوقات خموشی بھی خطبہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا اتنا اثر ہوتا ہے جو بڑے لیکچر کا نہیں ہوتا۔ دراصل خطبات کی بڑائی اور عظمت ان کی لمبائی کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ اس اخلاص کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے سنانے والا سنائے اور سننے والا سنے۔ اگر سنانے والا اخلاص سے سنائے اور سننے والا قبول کرنے کے لئے سنے تو چھوٹی بات بھی بڑا اثر کرتی ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو بڑے سے بڑا لیکچر بھی کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

صوفیاء نے لکھا ہے۔ ایک شخص تھا جو کئی قسم کی برائیوں اور بدکاریوں میں مبتلا تھا اسے بڑی نصیحتیں کی گئیں مگر وہ یہی کہے کہ نادان ہیں وہ لوگ جو دنیاوی چیزوں کو عیش و عشرت کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ ایک دن وہ گلی میں سے گزر رہا تھا کہ ایک آدمی قرآن کریم پڑھ رہا تھا اس وقت اس کے کان میں یہ آیت پڑی (الحدید: ۱۷) کیا ابھی تک وقت نہیں آیا کہ ایمان لانے والوں کے قلوب ڈر جائیں۔ اس آیت کا یکلخت اس پر اثر ہوا۔ اور اس نے اس کی حالت کو بدل ڈالا۔ تو لمبے لمبے وعظ۔ طویل طویل لیکچر اور عجیب عجیب نکتے' تو اس کے لئے کچھ بھی مفید نہ ہوئے۔ مگر ایک شخص جو اپنے طور پر آیت پڑھ رہا تھا اور ادھر سے یونہی گذر رہا تھا اس کا ایسا اثر ہوا کہ اس میں تاب مقاومت نہ رہی اور اس کی یکلخت اصلاح ہو گئی۔ پس جب سننے والے قبولیت کا مادہ لیکر بیٹھیں اور سنانے والا اخلاص سے سنائے تو یہ دونوں باتیں مل کر چھوٹی بات کو لمبی اور اہم بنا دیتی ہیں اور اگر یہ نہ ہوں تو لمبی بات بھی چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان اخلاص لیکر اور دل کو صاف کر کے بیٹھے تو چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے۔

(از خطبہ ۲۵۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت دو روپیہ

۴ احسان ۱۳۷۳ ہش   ۴۔ جون ۱۹۹۴ء

برائی سے بچیں۔ اور بچائیں

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے حال ہی میں فرمایا: "ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اپنے عزائم کو بلند کرو اور پختہ کرو کہ ہم نے ہر صورت سے برائی کا مقابلہ کر کے نہ صرف یہ کہ اس کو اپنے اندر نہیں داخل ہونے دینا بلکہ اس کو غیروں سے بھی نکالنا ہے اگر تم یہ کر سکتے ہو اور دعا کی مدد سے ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو ضرور ایسا کرو اور بھاگو نہیں۔ کیونکہ ہم نے تو میدان سر کرنے ہیں"۔

حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق برائی کو اپنے اندر داخل نہیں ہونے دینا۔ اور اس میں ضمنی طور پر اس بات کا بھی اشارہ ملتا ہے کہ اگر پہلے ہمارے اندر کوئی برائی ہے تو اسے ختم کرنا ہے۔ کیونکہ برائی کو صرف داخل نہ ہونے دے کر تو ہم پوری طرح محفوظ نہیں ہو سکتے۔ پہلی برائی جو پہلے ہی اندر ہے اس کو بھی تو نکالنا چاہئے۔ یعنی اپنے آپ کو صاف کر کے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اب برائی کو اندر داخل نہیں ہونے دینا۔

دوسری بات یہ کہ دوسروں کی برائیاں ختم کر کے ان کے اندر بھی برائی کو داخل نہیں ہونے دینا۔ جب تک ہم ایسا نہ کریں ہم اپنے اندر برائی داخل ہونے سے روک ہی نہیں سکتے۔ گندے ماحول میں کسی کا کلی طور پر پاک صاف رہنا محال ہے۔ ضمناً ہم یہ بھی کہہ دیں کہ آج کل ماحولیات کو صاف رکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں برائی سے پاک رہنے کے لئے لازمی ہے کہ ماحول کو برائی سے محفوظ رکھیں۔ سارا معاشرہ صاف ہو گا تو ہم صاف رہ سکیں گے ورنہ برائی کا گرد و غبار اڑا کر ہمیں بھی صاف نہیں رہنے دے گا۔

حضرت صاحب کا یہ ارشاد شروع اس بات سے ہوتا ہے کہ "ہمت پیدا کرو اور اپنا معیار بلند کرو اور اپنے عزائم کو بلند کرو"۔ اپنے آپ کو پاک اور صاف رکھنے کے لئے بھی ہمت کی ضرورت ہے۔ ہمیشہ صاف رہنے کے لئے عزم کی ضرورت ہے۔ لیکن یہ بات تو ظاہر و باہر ہے کہ اگر ہم نے دوسروں کو بھی برائی سے پاک کرنا ہے۔ اور پاک رکھنا ہے۔ تو ہمت حوصلہ اور عزم سے کام لینا پڑے گا۔ کتنی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ لوگ برائی دیکھتے ہیں اور خاموشی سے گذر جاتے ہیں۔ ہمیں کیا؟ یہ انکا احساس ہوتا ہے۔ دراصل یہ احساس کم ہمتی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ برائی کو روکیں۔ ہاتھ سے 'زبان سے' نہیں تو دل کی نفرت سے۔ ہاں نفرت لیکن برائی کئے لئے برے آدمی کے لئے نہیں بلکہ برائی کے لئے۔

پس ہمت۔ بلند ارادہ۔ عزم بالجزم کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ کو برائی سے بچائیں۔ اور دوسروں کو بھی۔

مرا دستور آئین وفاداری کا حامل ہے
مری سعیِ مسلسل جستجو کی ایک منزل ہے
کوئی مجھکو بھٹکتا دیکھ کر کہہ لے جو کہنا ہے
یہی سرِّ حقیقت ہے اسی سے عشق کامل ہے

ابوالاقبال

○

تلاشِ یار میں سب آستان ڈھونڈ لئے
جہان تو نے بہت میری جان ڈھونڈ لئے

ہمارے جیسے ہی انسان تھے جنہیں ہم نے!
جلایا دھوپ میں خود سائبان ڈھونڈ لئے

وہ ہم سے ہنس کے ملے جو ہمارے دشمن تھے
تو ہم نے جانا کہ کچھ مہربان ڈھونڈ لئے

بہار روٹھ چکی جن سے ان میں بیٹھ رہے
وہ خارزار نما۔ گلستان ڈھونڈ لئے

نہ پھل نہ پھول نہ خوشبو نہ نالۂ بلبل
نگاہِ کور نے کچھ بوستان ڈھونڈ لئے

دہکتی آگ کے اک لالہ زار میں رک کر
کباب دِل کے لئے میہمان ڈھونڈ لئے

بہت ہی گھاٹے کا سودا کیا ہے دل تو نے
کہ وحشتوں سے بھرے کچھ جہان ڈھونڈ لئے

بہت بھڑاس نکالی بہت سنائی بات
زباں درازوں نے کچھ بے زبان ڈھونڈ لئے

ملے جو حضرتِ شیطاں سے خوش ہوئے انساں
بہت خوشی سے کہا قدردان ڈھونڈ لئے

جہان والوں نے عظمت سکون کی خاطر
نئی زمین نئے آسمان ڈھونڈ لئے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ارادہ کی کمی کا علاج

ارادے کی کمی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

اب میں اس نقص سے اولاد کو محفوظ کرنے کا طریق بتاتا ہوں۔

پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن تھے۔ اور اس دروازے کا بند کرنا پہلے ضروری ہے پس چاہئے کہ اپنی اولادوں پر رحم کرکے لوگ اپنے خیالات کو پاکیزہ بنائیں۔ لیکن اگر ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں تو اسلام کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کریں تا اولاد ہی ایک حد تک محفوظ رہے۔ اسلام ورثہ میں ملنے والے گناہ کا یہ علاج بتاتا ہے کہ جب مرد اور عورت ہم صحبت ہوں تو یہ دعا پڑھیں:-

اے خدا ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ۔

یہ کوئی ٹونا نہیں۔ جادو نہیں۔ اور ضروری نہیں کہ عربی کے الفاظ ہی بولے جائیں بلکہ اپنی زبان میں انسان کہہ سکتا ہے کہ الٰہی گناہ ایک بری چیز ہے اس سے ہمیں بچا اور بچہ کو بھی بچا۔ اس وقت کا یہ خیال اس کے اور بچہ کے درمیان دیوار ہو جائے گا۔ اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے یہ دعا کرنے سے جو بچہ پیدا ہو گا اس میں شیطان کا دخل نہیں ہو گا۔

کئی لوگ حیران ہوں گے کہ ہم نے تو کئی دفعہ دعا پڑھی مگر اس کا وہ نتیجہ نہیں نکلا جو بتایا گیا ہے۔ مگر ان کے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ لوگ اس دعا کو صحیح طور پر نہیں پڑھتے۔ صرف ٹونے کے طور پر پڑھتے ہیں۔ دوسرے سب گناہوں کا اس سے علاج نہیں ہوتا بلکہ صرف ورثہ کے گناہوں کے لئے ہے ورثہ کے گناہ کے بعد گناہ کی آمیزش انسان کے خیالات میں اس کے بچپن کے زمانے میں ہوتی ہے۔ اس کا علاج اسلام نے یہ کیا ہے کہ بچے کی تربیت کا زمانہ رسول کریم ﷺ نے وہ قرار دیا ہے جبکہ بچہ ابھی پیدا ہی ہوا ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے اگر ہو سکتا تو رسول کریم ﷺ یہ فرماتے کہ جب بچہ رحم میں ہو اسی وقت سے اس کی تربیت کا وقت شروع ہو جانا چاہئے۔ مگر یہ چونکہ ہو نہیں سکتا تھا۔ اس لئے پیدائش کے وقت سے تربیت قرار دی۔ وہ اس طرح کہ فرما دیا کہ جب بچہ پیدا ہو اسی وقت اس کے کان میں اذان کہی جائے۔ اذان کے الفاظ ٹونے یا جادو کے طور پر بچہ کے کان میں نہیں ڈالے جاتے۔ بلکہ اس وقت بچہ کے کان میں اذان دینے کا حکم دینے سے ماں باپ کو یہ امر سمجھانا مطلوب ہے کہ بچہ کی تربیت کا وقت ابھی سے شروع ہو گیا ہے۔

اذان کے علاوہ بھی رسول کریم ﷺ نے بچوں کو بچپن ہی سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے۔ اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے امام حسنؓ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپؐ نے ان کو فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت امام حسنؓ کی عمر اس وقت اڑھائی سال کے قریب ہو گی۔ ہمارے ملک میں بچہ اگر سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ ارد گرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچے کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔ حدیث میں ایک اور واقعہ بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ بچپن میں امام حسنؓ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ تو رسول کریم ﷺ نے ان کے منہ میں انگلی ڈال کر نکال لی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کرکے کھانا ہے۔ نہ کہ دوسروں کے لئے بوجھ بننا۔

غرض بچپن کی تربیت ہی ہوتی ہے جو انسان کو وہ کچھ بناتی ہے جو آئندہ زندگی میں وہ بنتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی، یا مجوسی بناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کرکے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ اسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر بچے کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی۔ تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے۔ لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے۔ تو شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی۔ تو بد پڑیں گی۔ اور وہ بد ہو جائے گا۔ پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سیگر یگیشن کیمپ ہوتا ہے اس طرح بناؤ۔ اور آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کر دو۔ تاکہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔

ہماری تاریخ

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:-

میں نے اسی حالت میں سوچنا شروع کیا کہ اس میں جاتے ہوئے سے کیا مراد ہے اس پر میں نے سمجھا کہ مراد یہ ہے کہ اس وقت تو پانی دستیاب نہیں ہو سکا۔ لیکن جس طرح حضرت اسماعیلؑ کے پاؤں رگڑنے سے زمزم پھوٹ پڑا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کر دے گا کہ جس سے ہمیں پانی بافراط میسر آنے لگے گا۔ اگر پانی پہلے ہی مل جاتا تو لوگ کہہ دیتے کہ یہ وادی بے آب و گیاہ نہیں۔ یہاں تو پانی موجود ہے۔ پھر اس وادی کو بے آب و گیاہ کہنے کے کیا معنی۔ اب ایک وقت تو پانی کے بغیر گذر گیا۔ اور باوجود کوشش کے ہمیں پانی نہ مل سکا آئندہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت ایسی ضرور پیدا کر دے گا۔ کہ جس سے ہمیں پانی مل جائے۔ اس لئے فرمایا کہ

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

پاؤں کے نیچے سے مراد یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے (-) قرار دیا ہے جس طرح ان (-) کے پاؤں رگڑنے سے پانی بہہ نکلا تھا۔ اسی طرح یہاں خدا تعالیٰ میری دعاؤں کی وجہ سے پانی بہا دے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے جو محنت کرنے اور دعا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم نے اپنا پورا زور لگا دیا۔ تا ہمیں پانی مل سکے لیکن ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوئے۔ اب خدا تعالیٰ نے میرے منہ سے یہ کہلوا دیا کہ پانی صرف تیری دعاؤں کی وجہ سے نکلے گا۔ ہم نہیں جانتے یہ پانی کب نکلے گا۔ اور کس طرح نکلے گا۔ لیکن بہرحال یہ (-) شعر تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت ایسی ضرور پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہاں پانی کی کثرت ہو جائے گی۔ (اللہ نے چاہا تو)۔ اس شعر میں "حضور" اور "جناب" دو لفظ اکٹھے کئے گئے ہیں۔ جو عام طور پر اکٹھے استعمال نہیں کئے جاتے۔ لیکن چونکہ یہاں ادب کا پہلو مراد ہے۔ اس لئے "آپ" کے لفظ کی بجائے یہاں حضور اور جناب کے لفظ استعمال ہوئے ہیں بہانے سے مطلب یہ ہے کہ پانی وافر ہو جائے گا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ (-) کس رنگ میں پورا ہو گا۔ ممکن ہے ہمیں نہر سے پانی مل جائے۔ یا دریا سے پانی لے لیا جائے۔ یا ہمیں کوئی اور (-) اکر مل جائے۔ جہاں پانی ہو اور اس وقت تک ہمیں اس کا علم نہ ہو بہرحال یہ نہایت ہی خوشکن (-) ہے۔ اور یہ (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک (-) کی تائید کرتا ہے جو یہ ہے کہ یعنی خدا تعالیٰ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے غم اور فکر اور دعاؤں کی وجہ سے ایک ( ) درخت پیدا کرے گا۔ اور وہ ( ) میں ہی ہوں اور اس سے بھی ترک وطن کی خبر نکلتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ تیری اولاد میں سے ایک ایسا شخص پیدا کرے گا جو ایک بے آب و گیاہ آبادی میں آبادی کے سامان پیدا کرے گا۔ پہلے تو ہم اس کی قیاسی تشریح کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ نے میرے ذریعے عملی طور پر اس کی تشریح کر دی۔ اور مجھے ( ) قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا یعنی جہاں میرا پاؤں پڑا خدا تعالیٰ نے وہاں پانی بہا دیا۔

تعلیم القرآن

ایک احمدی کا فرض

○ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے آپ کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ آپ اپنی اولاد کو پہلے قرآن ناظرہ پڑھائیں اور پھر اس کا ترجمہ سکھائیں اور پھر ان کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ قرآن کریم کی محبت اور عشق ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے"۔

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۳۰۔ فروری ۱۹۶۶ء ص ۵)

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد وقف عارضی۔ ربوہ

یاد رفتگان

حمید احمد ظفر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

والد محترم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی وفات کو اب قریباً ایک سال ہو گیا ہے لیکن ان کی شخصیت میں جو سادگی اور مقناطیسیت تھی اس کی وجہ سے وہ ایک لمحہ بھی نہیں بھولے۔ بعض اوقات جب یادوں کے چراغ بھڑک اٹھتے ہیں تو مسلسل محنت اور اللہ تعالیٰ کے آگے حضوری کی ایک فلم چلنے لگتی ہے۔ آج کی محفل میں کچھ واقعات اور حالات کا تذکرہ ہو گا اس درخواست کے ساتھ کہ قارئین ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور یہ بھی کہ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ امام جماعت کے ساتھ وہی دوستی اور اطاعت کا جذبہ اور موقعہ عطا کرے جو حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کو حضرت بانی جماعت احمدیہ سے تھا اور پھر وراثت میں والد محترم کو ملا جس کو انہوں نے باحسن طریق قائم رکھا۔ اور مزید پروان چڑھایا اور اس جذبہ کو جماعت احمدیہ فیصل آباد میں قائم کیا۔ حضرت کا بچپن مسلسل ایک کاوش میں گذرا۔ ان کی محترمہ والدہ کا انتقال آپ کی چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا۔ آپ کی دیکھ بھال محلہ میں ایک بہت ہی نیک اور بزرگ رشتہ دار خاتون نے کی۔ اگرچہ بعد میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے دوسری شادی کی لیکن والد صاحب اور آپ کے ایک بڑے بھائی شیخ نذیر احمد صاحب نے اپنے آپ کو خود انحصاری کے جذبہ کے تحت اپنے قدموں پر کھڑا کئے رکھا۔ چونکہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب زیادہ وقت اپنے امام کے قدموں میں قادیان رہتے تھے اس لئے یہ دونوں بھائی محنت اور تگ و دو کے عادی ہو گئے اور ان کی زندگی میں جو محنت اور سادگی تھی وہ بہت کچھ ان حالات کا نتیجہ تھی بعض اوقات لہسن اور سرخ مرچ پیس کر چٹنی کے ساتھ روٹی کھاتے اور بعد کی عمر میں اگر کبھی یہ خوان نعمت میسر آ جاتا تو نہایت ہی مزے لیکر کھاتے۔ اور لطف اندوز ہوتے خمیری روٹی‘ کریلے کا سالن اور ماش کی دال (اس شرط کے ساتھ کہ اس کا دانہ دانہ الگ الگ ہو) خاص طور پر پسند تھے۔ مرچ ذرا کراری پسند کرتے۔ نہائت ہی کم خور تھے۔ بعض اوقات چند نوالے لے کر سیر ہو جاتے۔ لیکن احباب کو اصرار کر کے مزید کھانے کے لئے کہتے۔

خدائی تصرف سے علاج بچپن میں ایک دفعہ سخت بیمار ہو گئے اور اسی قسم کی وبائی بیماری شہر کے ایک بہت بڑے رئیس کے بیٹے کو بھی ہو گئی جس کے لئے انہوں نے دہلی سے ایک بہت بڑے حکیم صاحب کو ۵۰۰ روپے روزانہ پر بلوایا۔ آپ کے والد صاحب (حضرت منشی ظفر احمد صاحب) نے ان حکیم صاحب کو ایک تحریری رقعہ بھجوایا جس میں لکھا کہ "میں آپ کا ہم وطن ہوں اور میرے بیٹے کو یہ مرض ہے آپ آ کر دیکھ جائیں" اتفاق سے حضرت منشی صاحب نے رقعہ پر صرف اپنا نام لکھا اور پتہ لکھنا بھول گئے۔ وہ حکیم صاحب ان رئیس کی گھوڑی والی بگھی لیکر شہر کے مختلف محلوں سے پوچھتے پوچھتے آپ تک پہنچے اور دوا تجویز کی۔ جس کے استعمال سے آپ شفا پا گئے لیکن ان رئیس کے بیٹے کی بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ حضرت فرمایا کرتے کہ دہلی کے ان حکیم صاحب کی کپور تھلہ آمد کا انتظام اللہ تعالیٰ نے محض اس عاجز بندے کے لئے کیا تھا۔ ورنہ آپ کے والد صاحب سے کہاں یہ ممکن تھا کہ ۵۰۰ روپے روزانہ پر دہلی سے حکیم صاحب کو بلواتے۔

اسی قسم کا واقعہ آپ کی آخر عمر میں بھی پیش آیا جب آپ کو پراسٹیٹ کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۹۰ سال کے لگ بھگ ہو گی۔ روائتی آپریشن سے زیادہ خون بہہ جانے کا ڈر تھا اتفاق سے فیصل آباد کے سول ہسپتال میں ایک مشین منگوائی گئی اس کا یہ فائدہ تھا کہ روائتی آپریشن کی بجائے اس مشین کے استعمال سے بہت کم خون بہتا تھا۔ مشین تو آ گئی لیکن اس کو استعمال کرنے والا کوئی ڈاکٹر فیصل آباد میں نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب سلوک اس بندہ عاجز سے تھا کہ امریکہ سے ایک ڈاکٹر صاحب تشریف لائے جو آپ کے بیٹے مظفر احمد صاحب کے دوست تھے۔ انہوں نے یہ پیشکش کی کہ میں اس مشین کے ذریعہ آپریشن کر دیتا ہوں۔ اور انہوں نے ایک آپ کا اور ایک کسی اور مریض کا آپریشن کیا اور واپس امریکہ چلے گئے۔ اس مشین کے ذریعہ سے آپریشن کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بہت جلد صحت یاب ہو گئے۔

بی اے آپ نے اسلامیہ کالج لاہور سے کیا اور فارسی میں آنرز کیا۔ یہ ۱۹۱۸ء کے لگ بھگ کی بات ہے۔ اس زمانہ میں عربی‘ فارسی سنسکرت وغیرہ زبانوں کے علم حاصل کرنے کا عام شوق تھا۔ بعد میں انگریزی اور یورپ کی زبانوں نے اس شوق کو کم کر دیا۔ آپ ہمیشہ بات چیت اور تحریر میں ایک ہی زبان استعمال کرتے اردو انگریزی کی کھچڑی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ عام طور پر تحریر صاف اور شستہ اور مدلل ہوتی۔ وکالت یا دوسرے معاملات میں جو تحریر لکھتے اس میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھتے کہ اگر اپنی کوئی دلیل ذرا کمزور ہے تو اس کو تحریر میں لانے سے اجتناب کرتے کہا کرتے تھے کہ مخالف کا کمزور نکتہ میرا مضبوط نکتہ ہے اور اسی طرح سے میرے کمزور نکتے کو مخالف پکڑے گا اس لئے اس کو اس بات کا موقعہ ہی نہ دو۔

آپ کے والد صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب نے آپ کو ہدایت کی ہوئی تھی کہ جہاں بھی مشورہ کی ضرورت ہو آپ حضرت امام جماعت سے پوچھیں۔ چنانچہ بی اے کرنے کے بعد آپ نے حضرت امام جماعت ثانی سے آئیندہ تعلیم کے بارے میں مشورہ مانگا۔ حضرت صاحب نے آپ کو قانون کی تعلیم میں داخلہ لینے کے لئے کہا اور بتایا کہ جماعت کو آئیندہ وقتوں میں وکلاء کی ضرورت پیش آئے گی۔ آپ کا یہ طریق ہمیشہ قائم رہا کہ ہر کام میں امام جماعت سے رہنمائی حاصل کرتے اور بھرپوری تندہی سے اس پر عمل کرتے۔

تحریک کشمیر میں ۶۰ مقدمات کی کامیاب پیروی تحریک کشمیر میں جب آپ کو حضرت امام جماعت ثانی نے کشمیریوں کے خلاف مقدمات میں وکالت کے لئے بھجوایا تو جانے سے پہلے اس وقت کے وزیر اعلیٰ کشمیر سر دلال کی طبیعت کے بارے میں حضرت صاحب نے کچھ نکات بتائے اور یہ بھی بتایا کہ سر دلال نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کے ایک مقدمہ میں انصاف کرتے ہوئے مسلمانوں کی پاسداری کی تھی۔ شیخ عبداللہ مرحوم جو اس وقت نہایت جوشیلے نوجوان تھے سر دلال کو ملنے کے لئے تیار نہ تھے اور ان کے خلاف جلوسوں کی سربراہی کرتے۔ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے ان کو سر دلال کے متعلق ہتک والے مقدمہ میں انصاف پسندی والی بات بتائی تو پھر وہ سر دلال کو ملنے کے لئے راضی ہوئے اور جب شیخ عبداللہ مرحوم نے سر دلال کی انصاف پسندی والی بات برملا اس کے سامنے کہی تو اللہ تعالیٰ نے سر دلال کا دل پھیر دیا اور اس کے بعد ان کا رویہ مسلمانوں سے عدل کا ہی رہا۔ منصف سے اگر انصاف بھی حاصل کرنا ہو تو اس کو ظالم اور بے انصاف کہہ کر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے تو اس کا دل اور سخت ہو جاتا ہے۔ انسانی طبیعت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے خلاف بے انصافی اور ظلم کے الزامات سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کی طبیعت کے اچھے پہلو سامنے لائے جائیں تو وہ ان اچھے پہلوؤں کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ نکتہ تھا جو حضرت امام جماعت ثانی نے آپ کو کشمیر جانے سے پہلے بتایا تھا۔ آپ نے کشمیر میں قریباً ساٹھ مقدمات میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب مظلوم ملزم بری ہوئے۔

۱۹۲۳ء تک تو آپ اردو میں شعر کہتے رہے لیکن ۱۹۲۳ء کے بعد آپ نے فارسی میں شعر کہنے شروع کئے۔ شعر و شاعری آپ نے جماعت کی خدمت کے لئے ہی اختیار کی۔

۴۶-۱۹۴۵ء کی بات ہو گی کہ مجلس احرار کے لیڈر سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے جوش خطابت میں ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ آج سے وہ سر پر ٹوپی لینا چھوڑ دیں گے۔ آپ نے ان کی اس بات کو ایک فارسی نظم میں قلم بند کیا جو روزنامہ انقلاب کے کالم افکار و حوادث میں چھپی اس فارسی نظم میں آپ نے یہ سوال اٹھایا کہ شاہ صاحب اب نماز بھی ننگے سر ہی پڑھیں گے اور اس کے متعلق علماء سے سوال کیا۔ اسی طرح سے ایک اور بند میں یہ کہا کہ اگر ہدہد کے سر سے تاج اتار لیا جائے تو وہ چغد بن جاتا ہے۔ یہ نظم پڑھ کر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری بھی محظوظ ہوئے ہونگے کیونکہ اس کے بعد وہ ایک روز ہمارے ہاں داد دینے کے لئے حضرت شیخ صاحب کو ملنے کپور تھلہ آئے۔ لیکن اتفاق سے حضرت اس روز گھر پر نہ تھے اس لئے وہ اپنے آنے کے متعلق پیغام چھوڑ کر چلے گئے۔

حضرت شیخ صاحب کی طبیعت بہت خوش باش تھی۔ انتہائی مشکل حالات میں بھی چہرہ کھلا رہتا اور اپنے ساتھیوں کو بھی مایوس اور افسردہ نہ ہونے دیتے۔ بعض اوقات بچوں اور دوستوں کو ساتھ لیکر مچھلی کے شکار کے لئے پورا دن گذار دیتے۔ مچھلی تلنے کا سامان ساتھ لے کر جاتے اور دوستوں کو خود مچھلی پکا کر کھلاتے۔ اگر اتفاق سے کسی روز کوئی مچھلی ہاتھ نہ آتی تو ساتھ لے کر گئے ہوئے بیسن کے پکوڑوں پر ہی گذارہ ہوتا اور واپسی پر گھر والوں کے لئے بازار سے مچھلی لے آتے۔

لطائف اس قسم کی محفلوں میں دوست و احباب کو لطیفوں سے محظوظ کرتے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے بھی اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ ان کے سنائے ہوئے چند لطیفے بطور نمونہ حاضر ہیں۔

○ ایک کھانے کی دعوت میں سب مہمانوں کے سالن میں مرغ کی بوٹی تھی لیکن ایک صوفی منش مہمان کی پلیٹ میں خالی شوربہ آیا۔ ان صوفی صاحب نے یہ اپنی خودداری اور آداب دعوت کے خلاف سمجھا کہ میزبان کو اس بارے میں کہیں۔ اس لئے وہ خاموش ہو کر سوچنے کے انداز میں بیٹھ گئے۔ میزبان نے دیکھا تو پوچھا کہ صوفی صاحب کیا سوچ رہے ہیں۔ صوفی صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی

باقی صفحہ ۶ پر

امتہ الرحمان طاہرہ- لاہور

زارِ روس

اپنی کتاب جو زار روس سے متعلق ہے میں محترمہ امتہ الرحمان طاہرہ کہتی ہیں:-

زار روس کے متعلق پیش گوئی میں بھی دراصل بہت سی پیش گوئیاں مضمر ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانیہ کے کے دوسرے مظہر حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب تحفۃ الامیر کے ص ۲۴۰ پر فرماتے ہیں:-

"اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس آفت عظمیٰ تک زار کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب یہ جنگ ہو گی اس وقت اس کو صدمہ پہنچے گا لیکن صدمہ اس قسم کا نہیں ہو گا کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ جو شخص مارا جائے اس کی نسبت یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کا حال زار ہے۔ پس الفاظ بتاتے ہیں کہ اس وقت اس کو موت نہیں آئے گی بلکہ وہ نہایت تکلیف دہ عذابوں میں مبتلا ہو گا۔ اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس آفت کے ساتھ ہی زاروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس آفت کا مورد کسی خاص شخص کو نہیں بلکہ زار کو بحیثیت عہدہ بتایا گیا ہے۔"

یہ علامات جس شان سے پوری ہوئیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔ کیونکہ منجم یا قیافہ شناس کی طاقت نہیں کہ وہ ۹ سال قبل میدان جنگ کا پورا نقشہ کھینچ دے۔ اور بارہ سال قبل زار کی حالت زار کی پیش گوئی کر سکے۔

جنگ سے قبل ۱۹۱۱ء تک تا ۱۹۱۴ء طالب علموں اور مزدوروں کی طرف سے ہڑتالوں کا زور رہا۔ زار کے خلاف بہت سی منصوبہ بندیاں بھی کی گئیں۔ مگر وہ آفت عظمےٰ کے آنے تک محفوظ رہا۔ پھر جب مورخہ ۲۸- جون ۱۹۱۴ء کو آسٹریا کے شہزادے کے قتل کے نتیجہ میں جنگ شروع ہوئی اور اس جنگ سے متعلقہ تمام علامات پوری ہو گئیں اور لوگوں نے جنگ کی وجہ سے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا اور بظاہر یہ امر مزید ناممکن ہو گیا کہ تا اختتام جنگ کسی قسم کا اندرونی خلفشار پیدا کیا جائے مگر اللہ تعالیٰ کی منشاء یہی تھی کہ زار کی حالت اسی جنگ کے دوران زار ہو کر رہے اور لوگوں پر پیش گوئی کی چمک پورے طور پر ظاہر ہو جائے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت آن پہنچا تو زار بھی پکڑا گیا۔ اور اس کی حالت زار کا آغاز جنگ شروع ہونے سے قریباً پونے تین سال بعد یعنی مارچ ۱۹۱۷ء میں ہو گیا اور حکومت کی باگ ڈور نہ صرف نکولس ثانی زار روس کے ہاتھ سے چلی گئی بلکہ تھوڑے عرصہ کے بعد زاروں کی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔ جس کی تفصیلات میں اب بیان کروں گی۔

نکولس ثانی زار روس فوجوں کے معائنہ وغیرہ کے لئے سرحد پر گیا ہوا تھا کہ بعد میں ۲۷، فروری ۱۹۱۷ء کو تین لاکھ مزدوروں نے بھوک کی وجہ سے ہڑتال کر دی۔ ۱۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو ڈوما جو رعایا کی قائم مقاموں کی جماعت انتظام ملک اور مدد دینے کے لئے قائم کی گئی تھی کے صدر نے میدان جنگ میں زار کے نام پیغام بھیجا کہ دارالحکومت پیٹروگراڈ کی حالت نازک ہے۔ چنانچہ ایسے آدمی کو اختیارات دئے جائیں جس پر عوام کو اعتماد ہو۔ مگر اس کا اثر الٹا ہوا اور وزیراعظم نے ڈومائی موقوفی کا حکم بھیج دیا جس کو ڈوما نے تسلیم نہ کیا اور اعلان کر دیا کہ آج سے ڈوما ہی روس میں از روئے قانون منتظم اور بااختیار کمیٹی ہے۔

۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کو راستوں پر بھاری ہجوم ہو گیا جس پر سوار پلٹن کو گولیاں چلانے کا حکم دیا گیا۔ مگر انہوں نے حکم دینے والے لوگوں پر گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ زار کی سب سے عزیز اور قابل اعتماد گارڈ بھی عوام سے جا ملی۔

۱۳- مارچ ۱۹۱۷ء کو مزدوروں نے ایک کونسل بنائی جس کا دوسرا نام سوویٹ کونسل بھی تھا۔ اسی شام ماسکو سے بھی تار آگیا کہ وہ اپنے کو ڈوما سے ملحق کرتے ہیں اور اس کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ۱۴ مارچ ۱۹۱۷ء کو ڈوما اور سوویٹ کونسل کا اجلاس ہوا جس میں ڈوما کا یہ خیال تھا کہ نکولس ثانی زار روس کو تخت سے علیحدہ کر کے اس کی جگہ شاہی خاندان کے کسی فرد کو تخت نشین کر دیا جائے اور انگلینڈ کی طرح پارلیمنٹ بنائی جائے مگر کونسل اس کے خلاف تھی۔ لہٰذا کوئی بات طے نہ ہو سکی۔ ادھر زارینہ جو زار کے معاملات میں عموماً دخل دیا کرتی تھی نے بھی تار پہ تار دینے شروع کئے کہ مراعات دینی ضروری ہیں فوج کا بہت سا حصہ باغیوں سے جا ملا ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ تب زار کو فکر دامن گیر ہوا اور اس نے جنرل اونوف کو فوج دے کر پیٹروگراڈ یعنی دارالحکومت کی طرف روانہ کیا۔ اور خود بھی میدان جنگ سے دارالحکومت کی طرف اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو گیا۔ جنرل اونوف کی گاڑی راستے میں ہی روکی جا چکی تھی۔ اب زار کی گاڑی بھی دارالحکومت سے کچھ دور پسکوف کے سٹیشن پر روک لی گئی۔ اس وقت زار نے جنرل کو بلا کر کہا کہ اس کو عوام کے مطالبات منظور ہیں۔ اور ساتھ ہی اسی مضمون کی تحریر بھی اس کے حوالے کر دی جس پر اس کی مہر اور دستخط ثبت تھے۔ مگر جنرل نے کہا کہ اب اس کا وقت گذر چکا ہے۔ اب تو تخت سے دست بردار ہونا ہی پڑے گا۔ نکولس ثانی جیسے مطلق العنان اور جابر حکمران کی گاڑی کو روکنا اور اس کا اس قسم کی تحریر لکھنے پر مجبور ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی حالت زار کا آغاز ہو چکا تھا۔ یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ اس کے اشارے سے ایک ہی دن میں ۵۰۰- افراد ہلاک اور تین ہزار زخمی ہوئے تھے۔ اور اب یہ حالت ہے کہ وہ دارالحکومت پہنچنے سے قاصر ہے۔ عوام کے مطالبات منظور کرنے پر مجبور ہے۔ اور ادھر اس کے محل میں افراتفری پڑی ہوئی ہے۔ اور باغی اس کے اندر گھس آئے ہیں۔ اور ہر چیز کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کوئی عجائب گھر کی سیر کر رہا ہو۔ اس کے بیوی اور بچے بے یار و مددگار ہیں اور کوئی شخص ان کے ساتھ ہمدردی کا دم بھرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

۱۵- مارچ ۱۹۱۷ء کو ڈوما اور سوویٹ کونسل میں سمجھوتہ ہو گیا اور یہ طے پایا کہ زار تخت سے دست بردار ہو جائے اور ڈوما سب فریقوں کی ایک عارضی حکومت قائم کر لے۔ اور یہ عارضی حکومت ملک کا انتظام کرے۔ چنانچہ اسی روز ڈومائی کی طرف سے گچ کوف اور شولگن زار سے ملنے گئے۔ جبکہ وہ بے بس اور لاچار گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس کا زرد چہرہ اس کی اندرونی حالت کی غمازی کر رہا تھا۔ انہوں نے زار کو مفصل حالات سے آگاہ کیا زار نے سب باتیں سن کر ان سے کہا کہ اب تم کیا چاہتے ہو گچ کوف نے یہ جواب دیا کہ نئی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ اپنے ولی عہد کو گدی پر بٹھا دیں اور اپنے بھائی گرانڈ ڈیوک میکائیل کو ایجنٹ بنا دیں اور خود تخت سے دست بردار ہو جائیں زار نے کچھ دیر سوچ کر ایک لمبی آہ بھرتے اور اپنی حالت زار کو جانتے ہوئے اپنی آنکھوں کو ڈھانپ لیا اور کہا کہ میں ولی عہد سے الگ نہیں رہنا چاہتا۔ اس لئے اپنا بھائی کے حق میں دست بردار ہوتا ہوں۔ مجھے کاغذ دے دو چنانچہ زار نے مندرجہ ذیل عبارت تحریر کی۔

"خدا کی منشاء کے مطابق ہم نکولس دوئم تمام روس کے شہنشاہ پولینڈ کے زار اور فن لینڈ کے ڈیوک اپنی قابل اعتماد رعایا کو مطلع کرتے ہیں کہ آج تین برس سے ہمارے دشمن اس عزیز ملک کو فتح کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس سے گھمسان کی جنگ ہو رہی تھی کہ خدائے پاک کی مرضی سے ایک اور مشکل امتحان روس کے سر پر آپڑا ملک کی اندرونی گڑبڑ کی وجہ سے لڑائی میں مشکلیں آپڑی ہیں۔ روس کی قدرتی ترقی اس کے بہادر سپاہیوں کے کارہائے نمایاں' اس کے فرزندوں کے جان و مال اور ہمارے اس عزیز وطن کی حفاظت کے لئے جس قدر ممکن ہو سکے قربانیاں کر کے اس جنگ میں فتح یاب ہونا ضروری ہے۔ دشمن کی یہ آخری زبردست کوشش ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں ہمارے بہادر سپاہی اتحادیوں کی مدد سے اس کو جیت لیں گے۔ ایسے نازک وقت پر فتح حاصل کرنے کے لئے ہماری رائے میں جمہور کی ساری طاقت اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ امپیریل ڈوما کی رائے کے مطابق ہمیں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مادر وطن کی بہتری کی خاطر ہم تخت سے دست بردار ہو جائیں۔ اور اختیارات دے دیں ہم اپنے عزیز بیٹے کو اپنے سے جدا رکھنا نہیں چاہتے اس لئے ہم اپنے بھائی گرانڈ ڈیوک میکائیل الیگزینڈروچ کو تخت کا مالک قرار دیتے ہیں ان کا اور ان کے بعد تخت پر بیٹھنے والے کا بھلا ہو ان کو تخت سپرد کرتے وقت ہم اپنے بھائی سے یہ بات کہنی چاہتے ہیں کہ جمہور کی مجلس کے قائم مقاموں کے ساتھ ہم رائے ہو کر راج کریں۔ اور عزیز مادر وطن کا دھیان کرتے ہوئے ان کے سامنے اسی قسم کی قسم کھائیں۔ نیز اپنی فرزند روسی رعایا سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مشکل وقت میں وہ اپنے بادشاہ کا حکم مانتے ہوئے اپنے پاک فرض کو بجالاویں' اور روسی رعایا کو روس کی روز افزوں ترقی کے واسطے اپنے قائم مقاموں کی مدد کرنی چاہئے۔

(انقلاب روس از مہتہ آنند کشور)

یہ تحریر لکھ کر زار روس دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کا بادشاہ اور ۱۵- کروڑ روسی رعایا کا حکمران حکومت سے دست بردار ہو گیا۔ یہ بات تو کہہ دینا تو واقعی آسان ہے مگر اس بادشاہ کی حالت زار کا اندازہ صحیح طور پر وہی شخص لگا سکتا ہے جو پہلے اس کی شان و شوکت' قوت و جبروت' جاہ و حشمت اور غلبہ وسطوت کو مدنظر رکھے اور پھر اس کی حکومت سے اس طور پر مجبور ہو کر دست برداری پر غور کرے۔

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قائد نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

صدر فاروق احمد خان لغاری / امریکہ

صدر سردار فاروق احمد خان لغاری نے واشنگٹن میں منگل کے روز کہا کہ امریکہ سب سے زیادہ بہتر پوزیشن میں ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرے جیسا کہ سب کی خواہش ہے کہ یہ علاقہ ایٹمی ہتھیاروں سے پاک ہونا چاہئے اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اس علاقے کو امن و امان کا علاقہ بنایا جائے لیکن اگر کشمیر کا تنازعہ قائم رہے تو اس بات کا امکان ہے کہ بھارت اور پاکستان میں ایٹمی جنگ ہو جائے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اس علاقے میں ایٹمی اسلحہ کے ختم کرنے کے لئے اور اس امکان کو یقینی بنانے کے لئے جہاں کوئی بھی ایٹمی اسلحہ استعمال نہ کرے کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اس سارے علاقے میں صرف کشمیر ہی کا ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر جنگ کا امکان ہے اور جنگ بھی ایٹمی ہتھیاروں کے ساتھ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے امریکہ کو زیادہ جدوجہد کرنی چاہئے۔ صدر لغاری نے کہا کہ باوجود اس کے کہ امریکہ نے پاکستان پر فوجی امداد کی پابندی لگائی ہوئی ہے ہم امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کا یہ خدشہ کہ شائد پاکستان کے پاس ایٹمی اسلحہ موجود ہے۔ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے اور یہ صرف اس بے بنیاد خیال کی بناء پر پاکستان کی ہر قسم کی فوجی مدد کا بند کر دینا کسی طرح بھی انسانیت کے مفاد میں نہیں ہے۔ اور اس کے بعد انہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ ان تمام باتوں کے باوجود اب تک امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات اچھے رہے ہیں بلکہ یہ تعلقات زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے اپنے فوجیوں کو وقف کر رکھا ہے۔ جہاں کہیں ضرورت پیش آتی ہے اقوام متحدہ کی سرکردگی میں پاکستانی فوجیں کام کرتی ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے ایک جدید ملک ہے۔ ایک ترقی کرنے والا ملک ہے اور یہ کسی ایک طرف جھکاؤ نہیں رکھتا پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو دنیا بھر میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ خاص طور پر اسلامی ممالک میں۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ امریکہ کا پاکستان پر کس قسم کا دباؤ ہے تو انہوں نے کہا امریکہ کو سب سے بڑا خدشہ ایٹمی اسلحہ کے متعلق ہے۔

برما/اراکان کے مسلمان

مغربی برما کے صوبہ اراکان میں مسلمان اس کوشش میں مصروف ہیں کہ وہ اس صوبے کو ایک الگ اسلامی ریاست بنالیں برما اس بات کی شدید مخالفت کر رہا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسلمان علاقوں میں سے تقریباً بیس ہزار افراد کو برما کی فوج نے پکڑ رکھا ہے اور ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام لیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہیں ایک انسانی ڈھال کے واسطے پکڑ رکھا ہے تاکہ جب تک یہ لوگ برمی فوج کی حراست میں رہیں گے مسلمانوں کے حوصلے زیادہ بلند نہیں ہو سکیں گے۔ یہ دراصل ایک ایسا خیال ہے جو روہنگا کے لوگوں نے دیا ہے۔ تنظیم روہنگا استحکام پارٹی ایسی باتوں میں پیش پیش ہے قارئین کو یاد ہو گا کہ گزشتہ ایام میں روہنگا مسلمانوں کے بنگلہ دیش میں آکر بسنے کی کہانی سامنے آئی تھی۔ اور پھر اقوام متحدہ کی زیر نگرانی انہیں واپس بھیجا گیا تھا۔ وہ واپس جانے کے لئے اس لئے تیار نہیں تھے کہ ان کے خیال میں جب وہ واپس جائیں گے تو برمی فوج ان پر مزید مظالم کرے گی بلکہ بعض اوقات وہ بنگلہ دیش میں اپنے کیمپوں سے ادھر ادھر بھاگ جاتے تھے تاکہ انہیں پکڑ کر واپس نہ لے جایا جا سکے۔ ان کی جھڑپوں میں اگرچہ زیادہ تر تو روہنگا ہی موت کے گھاٹ اتارے جاتے ہیں لیکن بعض اوقات برما کے سپاہی بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں اسی طرح کے ایک جھگڑے میں گیارہ فوجی مارے گئے۔ یہ گیارہ فوجی ایک حلقے میں مارے گئے تھے۔ اور ان کے علاوہ اٹھارہ ایک اور حلقے میں اور چار ایک اور حلقے میں اور اسی طرح کئی دیگر حلقوں میں بھی برمی فوجی مارے جاتے رہے ہیں ان فوجیوں پر چھپ کر حملے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ مقابلے کی صورت نہیں ہوتی۔ نہیں کہا جا سکتا کہ ان چھپ کر حملہ کرنے والوں کی طاقت کتنی ہے لیکن بہرحال انہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ برمی فوج کو مایوسی کی حدوں تک لے جائیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۴

قدرت کے نظارے لے رہا ہوں۔ کل یہ مرغ اس جگہ سے اس جگہ اور اس چھت سے اس چھت پر کودتا پھرتا تھا لیکن آج اس کو یہ بھی توفیق نہیں کہ (ساتھ والے کی پلیٹ کی طرف اشارہ کر کے) وہاں سے یہاں آسکے۔ میزبان ان کی بات سمجھ گیا اور ان کی شکائت دور کر دی۔

○ جب لوگ کسی شخص کے متعلق یہ شکایت کرتے کہ وہ شخص ناکارہ ہے یا برا ہے اس کو بدلا جائے تو یہ لطیفہ سناتے۔

ایک شخص کفن چور تھا۔ وہ مردہ کو دفن ہونے والی رات قبرستان پہنچ جاتا اور کفن اتار کر مردہ کو قبر میں بے کفن ہی چھوڑ دیتا۔ لوگ اس کی بہت برائیاں کرتے۔ جب وہ کفن چور فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے نے یہی پیشہ اختیار کر لیا لیکن وہ اپنے والد کی برائیاں سن سن کر اتنا تنگ تھا کہ غصہ میں کفن اتار کر نعش کو بے کفن اس کے گھر کے باہر چھوڑ آتا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اس سے تو اس کا باپ ہی اچھا تھا وہ نعش کی ایسے بے حرمتی تو نہیں کرتا تھا۔

انقلاب فرانس کے دوران بلوائی ایک شخص کو جس کا نام (James) جیمز تھا قتل کرنے کے لئے ڈھونڈ رہے تھے۔ اتفاق سے انہیں جیمز نامی ایک شخص مل گیا اور بلوائیوں کے لیڈر نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس کو قتل کر دو۔ اس پر جیمز (James) نامی شخص نے احتجاج کیا کہ میں وہ جیمز نہیں ہوں جس کو تم قتل کرنا چاہتے ہو۔ میں تو شاعر جیمز ہوں۔ اس پر بلوائیوں کے لیڈر نے کہا کہ اس کو برے شعر کہنے کی وجہ سے قتل کر دو۔ اور بیچارہ شاعر جیمز قتل کر دیا گیا۔

تاریخ عالم اور قوموں کی عادات کا ایک وسیع علم آپ کو حاصل تھا۔ اسلامی تاریخ انگریز قوم کی تاریخ اور عالمی جنگوں کے واقعات آپ کو ازبر تھے اور موقعہ کی مناسبت سے ان کا حوالہ دیتے۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً کشمیر' یو-پی اور جنوبی ہندوستان میں آپ کو رہنے کا اتفاق ہوا ان علاقوں کے رہنے والوں کی عادات اور اطوار کو آپ نے گہری نظر سے مطالعہ کیا تھا اور اسی کو مد نظر رکھ کر آپ نے جماعتی خدمات میں حصہ لیا۔ پاکستان بننے کے بعد جب لائلپور میں قیام کیا تو اس علاقے کے اصل باشندے جن کو عرف عام میں جانگلی کہا جاتا ہے ان سے آپ کا واسطہ پڑا تو چند سالوں میں ہی آپ کو معلوم ہو گیا کہ لوگوں کی عادات اور اطوار کیا ہیں۔ ایک انگریز کا قول سنایا کرتے جو اس نے ایک ہندوستانی قوم کے متعلق کہا تھا یعنی

As sting is to a bee, paw is to a tiger, venom is to a snake so deciet is to a xxxx.

یعنی جیسا ڈنگ شہد کی مکھی کے ساتھ ہے اور پنجہ چیتے کے ساتھ ہے اور زہر سانپ کے ساتھ ہے اسی طرح غداری اور دھوکہ دہی فلاں ہندوستانی قوم کے ساتھ ہے۔

خطبہ یا تقریر آہستہ لہجہ میں کرتے اور ایک کے بعد دوسری بات لڑی میں دانوں کی طرح پروتے جاتے ساری تقریر میں ایک تسلسل ہوتا۔ آواز کو بہت کم اونچا کرتے۔ فیصل آباد میں جو مربی آتے ان کو بھی یہی درخواست کرتے کہ آواز کو دھیما رکھیں تب ہی بات کا اثر ہوتا ہے۔ اونچی آواز سے کہی ہوئی بات کانوں پر برا اثر کرتی ہے۔ اور اس کا رد عمل اچھا نہیں ہوتا۔ گواہ پر جرح بھی بہت پیارے انداز میں کرتے کہ اس کو بالکل محسوس ہی نہیں ہوتا تھا۔ شاہجہان پور کی بیت کے بارے میں ایک مقدمہ میں فریق مخالف کے ایک گواہ پر جرح کی۔ وہ بھی بہت ہوشیار تھا اور قابو نہ آتا تھا۔ آخر ایک بات کو جب دوسرے انداز میں پیش کیا تو وہ گواہ کہنے لگا "مجھے کیا پتہ میں تو اس وقت بچہ تھا" آپ نے اسی وقت جرح ختم کر دی اور بیٹھ گئے۔ اگلے روز وہ گواہ بازار میں آپ کو مل گیا اور گلے لگا کر کہا "خوب وقت پر بیٹھے ورنہ اگر اگلا سوال کرتے تو بچہ والی بات کا بھی توڑ پیش کر دیتا"

چند باتوں کا آپ ہمیشہ خیال رکھتے

خط کا جواب پابندی سے دیتے جواب مختصر ہوتا لیکن اس میں کوئی پہلو تشنہ نہ رہتا۔ خط کا جواب دینے کے لئے کثیر تعداد میں ڈاک کے لفافے' کاغذ اور قلم اپنے پاس رکھتے اور اسی طرح سے یہ ممکن ہے کہ خطوں کا جواب پابندی سے دیا جا سکے ورنہ اکثر لفافہ یا ٹکٹ پاس نہ ہونے کی وجہ سے جواب رہ جاتا ہے۔

احباب جماعت کے ساتھ ان کے شادی بیاہ اور جنازہ میں شریک ہوتے۔ مریض کی عیادت کے لئے جاتے اور اس خیال سے کہ مریض کو بوجھ یا تکلیف محسوس نہ ہو دعا کر کے جلد ہی اٹھ جاتے۔ اگر کوئی وفد سفر پر جا رہا ہو تو ان میں سے ایک کو امیر سفر مقرر کر دیتے تاکہ نظام قائم رہے۔ نوجوانوں بچوں اور مستورات کے اجلاسوں میں شریک ہوتے تاکہ ان کی تربیت صحیح رنگ میں ہو سکے۔ فیصل آباد سے باہر کے اگر کوئی صاحب شہر میں مستقل یا عارضی قیام کے لئے آتے تو ان کو ملا کر جماعتی نظام میں شامل کرتے اور ہر طرح سے ان کی مدد کرتے۔ کئی لوگ ضرورت کے وقت آپ سے قرض لے لیتے۔ آپ کوشش کرتے کہ قرض لینے والا قرض واپس کرنے والا ثابت ہو تاکہ اسے غلط قسم کی عادت نہ پڑ جائے۔ لیکن جہاں محسوس کرتے کہ قرض لینے والا واقعی مجبور ہے تو اصرار نہ کرتے۔ لکھتے وقت ایک دفتر ہے جو سامنے کھل جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو کچھ اور پہلوؤں کے متعلق عرض کرونگا۔ احباب سے درخواست ہے وہ والد صاحب محترم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں اور یہ بھی کہ جماعت فیصل آباد اور ان کی اولاد کو محنت' عبادت اور اطاعت امام کی جو خصوصیات ان میں تھیں ان کو اختیار کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

بقیہ صفحہ ٦

ور آخر کار وہ اراکان کے صوبے کو مکمل طور پر آزاد کروالیں۔

شمالی جنوبی یمن کی لڑائی

شمالی یمن کی فوجوں کی عدن کی طرف پیش قدمی کے متعلق حقیقت حال واضح نہیں ہے۔ شمالی یمن کی فوجیں دعویٰ کر رہی ہیں کہ وہ عدن کی طرف بڑھ رہی ہیں اور عنقریب عدن پر قبضہ کرلیں گی۔ لیکن جنوبی یمن کی طرف سے جو خبریں مل رہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی یمن کی فوجوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے۔ یہ جنگ دراصل تین محاذوں پر جاری ہے۔ اور اس کا امکان ہے کہ کبھی ایک محاذ پر یمن کی فوجیں آگے بڑھ جاتی ہوں اور کسی دوسرے محاذ پر پیچھے رہ جاتی ہوں۔ یا پیچھے دھکیل دی جاتی ہوں جیساکہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ جنوبی یمن نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ وہ ایک آزاد ریاست ہے اور شمالی یمن کے ساتھ اپنے اتحاد کو ختم کر رہا ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ شمالی یمن اس اعلان کو قبول نہ کرتے ہوئے مزید تیزی کے ساتھ عدن کی طرف بڑھنا شروع کر دے اس طرح صلح کی ہر کارروائی ناکام ہو جانے کا خدشہ ہے۔ جنوبی یمن اگر آزاد ریاست کے طور پر قائم رہ سکتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ شمالی یمن کو وہ تمام علاقے خالی کرنے پڑیں گے جہاں اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے قبضہ کرلیا ہے۔ پہلے بھی یہ بات کہی جاچکی ہے کہ اسلامی دنیا اس بات کا خدشہ محسوس کرتی ہے کہ اگر یہ جنگ جاری رہی اور صلح کی کوئی صورت پیدا نہ ہو سکی۔ تو دوسرے اسلامی ممالک پر بھی اس کا اثر پڑے گا۔ گزشتہ دنوں مصر میں بھی کچھ کوششیں کی گئی تھیں لیکن وہ صلح پر منتج نہیں ہوئیں۔

بوسنیا / اسلحہ کی پابندی

بوسنیا میں لڑنے والے دھڑوں سے عالمی تنظیم کے کارندوں نے کہا ہے کہ وہ جنگ بندی کی تجویز مان لیں کیونکہ اقوام متحدہ کی فوجوں کے کمانڈر نے مسلمانوں کو یہ بتا دیا ہے کہ ان کے خیال میں مسلمان کبھی بھی مکمل طور پر فتح حاصل نہیں کرسکتے۔ فرانس نے اس بات کی دھمکی دی ہے کہ وہ اپنی امن قائم کرنے والی فوجوں کو واپس بلالے گا۔ انہوں نے مسلمانوں پر ہی زیادہ زور دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلحہ دینے کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں اگر اسلحہ دیا گیا تو جنگ زیادہ شدت اختیار کر جائے گی صدر فرانکو متراں نے کہا ہے کہ سابق یوگوسلاویہ کے علاقوں میں جو جنگ جاری ہے وہ اس کی حدود سے باہر بھی جا سکتی ہے اور یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں پر جو اسلحہ خریدنے کی پابندی عائد کی جاچکی ہے اسے اٹھالیا جائے۔ یعنی پابندی اٹھانے کے خلاف ان کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح جنگ زیادہ دور دور تک پھیل سکتی ہے۔ گزشتہ دنوں یہ خبریں ملتی رہی ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں نے سربوں پر کامیاب حملے کئے ہیں اس کی یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ بوسنیا کے کروٹس نے مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرتے ہوئے ان کی جنگی امداد کی ہے۔ یہ ایسی بات ہے کہ جس سے فرانس کے خیال میں مسلمانوں کو مزید حوصلے مل سکتے ہیں اور وہ جنگ کو زیادہ دور تک لے جانے کی کوشش کریں گے۔ سربوں کے نمائندوں نے ایک اجلاس میں اس بات پر بحث کی اور کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکے۔ عالمی کارندے جو امن کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے بھی اس سلسلے میں مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں جو لوگ رابطہ گروپ سے زیادہ قریب ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ جب بات شروع ہوئی تو ان کے نمائندوں نے اس میں شمولیت سے انکار کر دیا۔ اور جیساکہ ظاہر ہے اگر تمام وہ لوگ جن کے لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ ان کے نمائندے موجود نہ ہوں تو کسی فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں ہو سکتی۔ بہرحال یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ بوسنیا کے مسلمان اب بڑی حد تک فائدہ حاصل کر رہے ہیں اس لئے وہ امن کی گفتگو میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔

اعانتِ مستحق و ذہین طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخراجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گزارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔ اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

تقریب رخصتانہ

○ مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب چانڈیو مربی تنزانیہ، مشرقی افریقہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم مسعود احمد صاحب طاہر شاہد چانڈیو مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حال سکھر کی شادی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۲۔ اپریل ۱۹۹۴ء ہمراہ محترمہ صبوحی وسیم صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب وسیم گورداسپوری محلہ دارالفضل غربی ربوہ انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر مکرم مولانا صوفی محمد اسحاق صاحب نے دعا کروائی۔

مورخہ ۲۳ اپریل کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں بکثرت احباب جماعت و سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے۔

ولادت

○ ۱۹۔ مئی ۱۹۹۴ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ پشاور کو پانچویں بچی سے نوازا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عطیۃ المنعم" عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم اولوالعزم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری فضل الدین احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۔ مئی ۹۴ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام فرخندہ اعظم عطا فرمایا ہے بچی وقف نو میں شامل ہے اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم ملک نصیر احمد صاحب کھوکھر ابن ملک رحمت خاں صاحب کھوکھر آف پیر کوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کو مورخہ ۹۴-۵-۲۲ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے "کامران احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ ان کے پہلے تین بیٹے بھی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

نومولود یرقان کی وجہ سے بیمار ہے اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے احباب جماعت سے بچے کی کامل صحت یابی نیز نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم زبیدہ بیگم وصیت نمبر ۲۳۰۲۳ زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب قوم آرائیں ساکن کوٹ محمد عبداللہ ضلع تھرپارکر سندھ موصیہ کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے وہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر لجنہ اماء اللہ نوشہرہ مورخہ ۱۴ اور ۱۵ مئی کی درمیانی شب حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئیں۔

آپ مکرم مرزا غلام رسول صاحب آف پشاور رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی، سابق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد مکرم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ (وفات یافتہ) کی بہو اور مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب قائد مقامی و سیکرٹری اصلاح و ارشاد نوشہرہ کینٹ کی والدہ تھیں۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان پشاور میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

- جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
- جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
- خالی شیشیاں و ڈراپرز
- اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵% خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیو پیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
- ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر رلیو ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771، 04524-211283

فیکس: (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 2-جون-1994ء
گرمی کی شدت جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 45 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب عیش و عشرت ختم کرنے کا وقت آگیا ہے جب ہم عوام کو پیٹ پر پتھر باندھنے کا مشورہ دیتے ہیں تو خود کیوں بچت نہ کریں۔ تمام صوبوں میں کوئی پجارو لینڈ کروزر' مرسیڈیز بینز یا ۱۳سو سی سی کی گاڑی نہیں خریدیں گے۔ کوئی وزیر ۱۳سو سی سی سے بڑی گاڑی استعمال نہیں کر سکے گا۔ انتظامی اخراجات میں بھی زبردست کمی کی جائے گی۔ ۱۶لاکھ افراد کو روزگار فراہم کیا جائے گا۔ بجٹ کے بعد بھرتی پر سے پابندی ختم کر دی جائے گی۔ آٹھ لاکھ نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف ۵ جون کو وزیراعظم کی چائے کی دعوت میں شریک نہیں ہوں گے انہوں نے اپنی حلیف جماعتوں سے مشورہ کے بعد کہا ہے کہ موجودہ صورت حال میں وزیراعظم سے ملاقات بے سود ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف ٹولہ صدر پر جھوٹے الزامات لگا کر احتساب سے نہیں بچ سکتا۔ صدر کا ماضی داغدار نہیں۔ وہ قیام پاکستان سے قبل بھی صاحب حیثیت تھے۔ جبکہ نواز شریف معمولی خرادیے سے ارب پتی بنے۔ چوہدری شجاعت کے ماضی سے کون واقف نہیں۔ نواز شریف نے زبردست بدعنوانیاں کیں۔ اس کا ثبوت جلد پیش کر دیں گے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ جتنا چاہیں شور مچائیں ٹیکس لگائیں گے۔ نواز شریف سڑکوں پر نکلنے کی تیاریاں کر رہے ہیں وہ ایسا بے شک کریں یہ ان کا حق ہے۔ انہیں غلط فہمی ہے لوگ ان کے پیچھے جائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ اب امیروں کو بھی ٹیکس دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی سب کا شہر ہے سب مل کر رہیں مل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی میں اختلاف ہو سکتا ہے مگر دونوں نظریاتی ہیں جن کے پاس نظریات نہیں وہ مفاد پرست ہیں۔

○ جمیعت العلماء اسلام کے سیکرٹری جنرل اور متحدہ دینی محاذ کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ پورے ملک میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی کی اجتماعی خلاف ورزی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا اقدام مساجد' مدرسوں خانقاہوں اور مذہبی اجتماعات پر کنٹرول کا پیش خیمہ ہے۔

○ سلامتی کونسل نے اپنی ایک قرارداد میں یمن میں جنگ ختم کرنے اور یمن کو اسلحہ کی سپلائی پر پابندی لگانے کا اعلان کیا ہے۔ شمالی یمن نے اس قرارداد کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے جنوبی یمن کی علیحدگی کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ جبکہ جنوبی یمن نے اس قرارداد کا خیر مقدم کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ اس کے علاقوں سے شمالی یمن کی فوج باہر نکل جائے۔

○ صدر لغاری نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی سے ملاقات میں مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کئے۔ انہوں پاکستان کی طرف سے جنوبی ایشیا کو میزائیل سے پاک علاقہ قرار دینے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی میزائیل کے نظام سے صرف پاکستان ہی کو نہیں عرب ممالک اور وسط ایشیائی ریاستوں کو بھی خطرہ ہے۔ اس لئے دنیا کی واحد سپر پاور امریکہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بھارت کو میزائیل پروگرام پر عمل درآمد سے روکے۔

○ وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ صدر اتحاد کی علامت ہیں۔ نواز شریف احتساب سے نہ بچ سکیں گے۔

○ پنجاب کے آئندہ بجٹ میں زرعی ٹیکس بھی لگایا جائے گا۔ بعض دیگر ٹیکسوں میں بھی ۱۰ سے ۲۵ فیصد تک اضافہ ہو گا۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ فاروق لغاری کو اب صدر کے عہدے پر رہنے کا کوئی حق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر ان افراد کے نام بتائیں جنہیں ڈیڑھ کروڑ کی رقم دی گئی انہوں نے خود نہ بتائے تو آئندہ خط میں ہم قوم کو ان افراد کے نام بتا دیں گے۔

○ وارسک ڈیم بند ہو گیا۔ ۲۴۰ میگاواٹ بجلی مزید کم ہو گئی ڈیم میں پانی ختم ہو گیا ہے۔ وہاں پتھر بھرے پڑے ہیں۔ اصلاح کا پروگرام چار سال میں مکمل ہو گا۔

○ کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے تین پولیس والوں سمیت ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ واقع ڈرگ روڈ کینٹ بازار میں پیش آیا۔ تینوں پولیس اہلکار سادہ کپڑوں میں ملبوس ییلو کیب میں جا رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے ڈرائیور سمیت چاروں افراد موقع پر دم توڑ گئے۔

○ نامعلوم افراد نے سیالکوٹ میں کچہری کے اندر چار کانسٹیبلوں اور دو مخالفین کو قتل کر دیا۔ حملہ آور پانچ منٹ تک اندھا دھند فائرنگ کرتے رہے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ صدر کی ذات پر بے بنیاد الزام بھی مہران بینک عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے زیر غور آئے گا۔ اس کمیشن کے ججوں کی تقرری کے لئے حکومت کا اعلیٰ عدالتوں سے رابطہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر کے دورہ امریکہ کے دوران الزام تراشی سے ملک دشمنوں کو فائدہ پہنچایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر فاروق لغاری نے اپنی بہنوں اور والدہ کی اراضی اس وقت یونس حبیب کو فروخت کی تھی جب وہ نہ تو صدر تھے اور نہ مہران بینک کھلا تھا۔ مہران بینک نے نواز شریف کو بغیر ضمانت پانچ کروڑ روپے قرضہ دیا۔

○ مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ صدر مہران بینک سکینڈل میں ملوث نہیں۔ نواز شریف جعلسازی کے ماسٹر ہیں۔ مہران سکینڈل میں ملوث ہر چھوٹے بڑے کے خلاف کارروائی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کا وزیر اعلیٰ تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

○ آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کے مطابق ۱۹۹۵ء میں ۱۵لاکھ افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی۔

○ قاہرہ میں غیر جانبدار ملکوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی پاکستان کی طرف سے شریک ہو رہے ہیں۔

○ عالمی بینک اور مالیاتی فنڈ نے پاکستان کے دفاعی بجٹ میں اضافے پر اتفاق رائے کر لیا ہے۔ ساڑھے تین کھرب کے بجٹ میں ایک کھرب روپے کی رقم دفاعی اخراجات کے لئے مختص کر دی گئی ہے۔

○ امریکہ سے دفاعی سازوسامان کے حصول کے لئے مذاکرات جولائی میں ہوں گے۔

○ سینیٹر ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ قائم مقام چیف جسٹس آف پاکستان کا تقرر غیر آئینی نہیں ہے لیکن یہ عدلیہ کے وقار کے منافی ہے اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ انتظامیہ کو چیف جسٹس پر مکمل اعتماد نہیں ہے۔ جسٹس ریٹائرڈ دلاور محمود نے کہا کہ ضیاء کے دور میں سب چیف جسٹس "قائمقام" تھے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے بتایا ہے کہ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" نے عاشورہ کے موقع پر پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کا منصوبہ بنایا ہے۔

○ حکومت نے افغان تنظیموں کو پاکستان میں اپنے دفاتر بند کر دینے کے نوٹس دے دیئے ہیں۔ افغان لیڈر ملا راکٹی نے ڈپٹی کمشنر زیارت کی رہائی کے بدلے ۶۰ لاکھ روپے کا تاوان مانگا ہے وزیر داخلہ نے کہا کہ ایک پیسہ بھی نہیں دیا جائے گا۔

○ سعودی عرب کے شاہ فہد نے حج کے موقع پر ہونے والے سانحہ کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

احمدیہ ڈینٹل کلینک
مفت معائنہ
ڈینٹسٹ

موزوں قطعہ زمین برائے فروخت
سول لائنز راولپنڈی میں راشد منہاس روڈ (میو روڈ) پر واقع ایک نہایت باموقع اور موزوں قطعہ زمین رقبہ چار کنال فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔
رابطہ راولپنڈی:
سید ناصر احمد فون 563022
رابطہ ربوہ:
معرفت دفتر الفضل
فون: 449

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 366422
7233175

پتہ

اکسیر موٹاپا -/۳۰ | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) -/۱۵ | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ -/۱۵۰ | زد جام عشق ۶۰٪ | اکسیر لیکوریا (کیپسول) -/۳۰ | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے -/۱۵ | سفوف اکسیر شوگر -/۳۰ | جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ